REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ ۳۰ رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ
قیمت ... فی پرچہ ...

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۱ رصلح ۱۳۳۷ ہش ۲۱ رجنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ رجنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کوئی تازہ اطلاع حاصل نہیں ہوسکی۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

یوگوسلاویہ انڈونیشیا کے ہاتھ فوجی اسلحہ فروخت کریگا

مارشل ٹیٹو اور صدر سوکارنو کے درمیان بات چیت کے بعد مشترکہ بیان

بلغراد ۲۰ رجنوری۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اور انڈونیشیا کے صدر مسٹر سوکارنو میں بات چیت کے بعد اعلان کیا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ انڈونیشیا کے ہاتھوں فوجی اسلحہ فروخت کرے گا۔ مسٹر سوکارنو دو روزہ قیام کے لئے جمعہ کو بلغراد پہنچے تھے۔ مارشل ٹیٹو اور صدر سوکارنو کے ایک مشترکہ بیان میں یوگوسلاویہ نے مغربی نیوگنی پر انڈونیشیا کی ملکیت کے دعوے کی حمایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ مسئلہ انڈونیشی عوام کے قومی حقوق اور وقار کے مطابق حل ہونا چاہیئے۔ بیان کے مطابق انڈونیشیا اور یوگوسلاویہ کے اقتصادی اور دوسرے تعلقات کو مستحکم بنانے کے لئے ایک مشترکہ کمیشن قائم کیا جائے گا۔ نیز مارشل ٹیٹو ۵۸ء میں انڈونیشیا کا دورہ کریں گے۔

بنکاک میں خوفناک آتشزدگی۔ ۶۰ ہزار افراد بے گھر ہوگئے

۵۸ لاکھ امریکی ڈالر کی مالیت کا نقصان

بنکاک ۲۰ رجنوری۔ مورخہ ۱۸ رجنوری کی رات کو شہر کے ایک گنجان آباد اور بارونق حصہ میں اچانک آگ لگ جانے کے باعث ۷۰۰۰ مکان جل کر راکھ ہوگئے۔ اندازہ ہے کہ اس خوفناک آتشزدگی کے نتیجہ میں قریباً ۶۰ ہزار افراد بے گھر ہوگئے ہیں۔ مالی نقصان کا اندازہ ۵۸ لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ آگ اس قدر تیزی سے پھیل رہی تھی کہ آگ بجھانے والا عملہ پانچ گھنٹے کی سرتوڑ کوشش کے بعد آگ پر قابو پانے میں کامیاب ہوسکا۔

بنکاک ۲۰ رجنوری۔ تھائی لینڈ کی حکومت نے سیلون کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دس ہزار پونڈ سٹرلنگ اور ۲۰۰ ٹن چاول بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

نیویارک ۲۰ رجنوری۔ امریکی محکمہ محنت کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق دسمبر کے اواخر تک امریکہ میں بے روزگار افراد کی تعداد* ۳۳۶۰۴۰۰ تک پہنچ چکی تھی۔

صدر سوکارنو آج کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۲۰ رجنوری۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو پاکستان کے چار روزہ دورے پر آج کراچی پہنچ رہے ہیں۔ جہاں آپ کے پرتپاک استقبال کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ پاکستانی فضائیہ کے جیٹ طیارے کراچی سے ۵۰ میل دور جاکر صدر سوکارنو کے طیارے کی پیشوائی کریں گے۔ اور ہوائی اڈے پر ان کے قدم دھرنے پر ۲۱ توپوں کی سلامی دی جائیگی۔ معزز مہمان کے استقبال کے لئے صدر سکندر مرزا ہوائی اڈہ پر موجود ہوں گے۔ صدر سوکارنو کے ساتھ پندرہ اور انڈونیشی زعماء بھی ہیں۔ جن میں وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو شامل ہیں۔

ایٹمی ایجنسی کیلئے امریکی امداد

وی آنا ۲۰ رجنوری۔ امریکہ نے ایٹمی طاقت کے پُرامن استعمال میں مدد دینے کے لئے بین الاقوامی ایٹمی ایجنسی کو ٹیکنیشنز وظائف اور رقم مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ ایجنسی کا تعلیمی وظائف کا فنڈ اڑھائی لاکھ ڈالر ہے۔ امریکہ اس میں سے نصف رقم دے گا۔ اس کے علاوہ بیس یا تیس ایٹمی ماہرین کی خدمات مہیا کرے گا۔ اور ایجنسی کے نامزد کردہ ایک سو بیس طلباء کو ایٹمی تربیت کے لئے وظائف دے گا۔ اسی ممالک ایجنسی کے ممبر ہیں۔

بھارت کیلئے امریکی بنک کا قرضہ

واشنگٹن ۲۰ رجنوری۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے درآمدی و برآمدی بنک نے بھارت کو پندرہ کروڑ ڈالر کا قرضہ دینے پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔ یہ قرضہ اقتصادی امداد کی اس امریکی پیشکش کا حصہ ہے جس کا اعلان گزشتہ ہفتے واشنگٹن اور نئی دہلی میں کیا گیا تھا۔

ربوہ میں پنجاب یونیورسٹی فٹ بال ٹورنامنٹ کے فائنل مقابلے

تعلیم الاسلام کالج کے علاوہ لائلپور اور لاہور کی چیمپئن ٹیموں کی شرکت

ربوہ ۲۰ رجنوری۔ امسال پنجاب یونیورسٹی سپورٹس ٹورنامنٹ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق فٹ بال کے فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی گراؤنڈ میں ہونے قرار پائے تھے۔ ان میچوں کے لحاظ سے یونیورسٹی کے ساتھ ملحقہ تمام کالج تین حلقوں میں منقسم تھے۔ جن کے علیحدہ علیحدہ "زونل ٹورنامنٹ" پہلے ہی ہوچکے تھے۔ چنانچہ ان زونل مقابلوں کے نتائج کے مطابق شمالی حلقہ سے تعلیم الاسلام کالج چیمپئن تھا۔ اور اسی طرح جنوبی حلقہ سے گورنمنٹ کالج لائلپور اور وسطی حلقہ سے گورنمنٹ کالج لاہور چیمپئن قرار پاچکے تھے۔ ان تینوں چیمپئن ٹیموں کے درمیان یونیورسٹی کے فائنل مقابلے ۱۷ رجنوری سے ۱۹ رجنوری تک "ٹرائی اینگولر سسٹم" کے ماتحت کھیلے گئے۔ جن میں لائلپور گورنمنٹ کالج ... (باقی دیکھیں صفحہ ...)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۸ء

پیغامیوں کا انجام

پیغامی حضرات کا یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ خواہ کوئی بات کہنی ہو اس کا آغاز جماعت احمدیہ اور اس کے امام کے خلاف پروپیگنڈے سے کرتے ہیں۔ چنانچہ "پیغام صلح" نے جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے الفاظ میں "پیغام جنگ" کہنا چاہیئے۔ "ہمارا مستقبل" کے عنوان سے ایک اداریہ اپنی اشاعت ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء میں سپرد قلم کیا ہے۔ اس کا آغاز اس طرح کیا ہے۔

"تحریک احمدیت کے خلاف جو فضا اس وقت دنیا میں پیدا ہو چکی ہے جس کی ذمہ داری زیادہ تر اسی جماعت پر عائد ہوتی ہے جس نے غلط عقائد احمدیت کی طرف منسوب کر کے اور مسلمانوں کو کافر قرار دے کر ان کے جنازے یہودیوں اور عیسائیوں کے جنازوں کی طرح ناجائز ٹھہرا کر غصہ و نفرت کی ایک عالمگیر رَو دنیا میں پیدا کر دی۔ اس فضا اور غصہ و نفرت کی رو کو دیکھ کر بعض مخالف و موافق حلقوں میں یہ خیال پیدا ہوتا جا رہا ہے کہ یہ تحریک اب کوئی دن کی مہمان ہے۔ اور عنقریب ناکامی کی موت مر جائیگی۔"

(پیغام صلح ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء)

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا یہ اداریہ بیشتر "پیغامیوں" کی ذہنیت کا ایک واضح نقشہ پیش کرتا ہے۔ پیغام صلح کو حقیقی گلہ یہ ہے کہ "ابھی تھوڑا عرصہ ہوا جماعت اسلامی کے رسالہ ترجمان القرآن نے بھی اسی خیال کا اظہار کیا تھا۔ اور خود احمدی جماعت کے بعض کمزور افراد بھی اسی خیال کے زیر اثر یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ہمارا مستقبل ایسی تاریکیوں کے اندر گھرا ہوا ہے۔ کہ ان سے نکلنا اور پہلے کی سی روشن فضا کا پیدا ہونا محال ہے۔ بعض کوتاہ فہم یہ خیال بھی دل میں لئے ہوئے ہیں۔ جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ صدی اب ختم ہونے والی ہے۔ اس لئے اس صدی کے مجدد کی تحریک بھی اب زندگی کے آخری مرحلوں میں ہے اور اب نیا مجدد ہی آ کر اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس میں زندگی کی روح پیدا کرنا ہمارا کام نہیں۔"

(پیغام صلح ۵ا جنوری)

ترجمان القرآن مودودیوں کا ماہنامہ ہے۔ وہ تو ایسی گپیں ہانکتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن "پیغام صلح" کا اصل گلہ ان پیغامیوں سے ہے جن کو اس نے

"خود احمدی جماعت کے کمزور دل افراد"

کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ سے نکل کر ہر قسم کا رطب و یابس بظاہر احمدیہ بلڈنگس سے وابستہ ہو جاتا ہے ہم کو تسلیم ہے کہ ان میں سے بعض نیک دل اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت رکھنے والے مگر غلطی خوردہ لوگ بھی ہیں۔ لیکن اکثر سربرآوردہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے "بلند خیالیاں" رکھنے والے فرمایا ہے۔ ہم بہت سے ایسے پیغامیوں کو جانتے ہیں۔ جو اب یا تو پیغامیوں سے بھی الگ ہو چکے ہیں۔ اور یا پیغامیوں کے اندر رہتے ہوئے بھی ایسے یا اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ جس کا ذکر پیغام صلح نے کیا ہے۔ چنانچہ ہمیں یاد ہے کہ جب راقم الحروف سیالکوٹ میں پریکٹس کرتا تھا۔ تو آج سب سے معتبر پیغامی کے ایک نہایت قریبی رشتہ دار جو اب وفات پا چکے ہیں۔ اور جو سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ مگر لاہور میں وکالت کرتے تھے۔ اکثر سیالکوٹ میں آتے اور بار روم میں بیٹھتے تھے کئی بار انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کا مشن پورا ہو چکا ہے اب جماعت احمدیہ کی یا احمدیت کی کوئی ضرورت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

اصل بات یہ ہے کہ جو شاخ تنے سے ٹوٹ کر الگ ہو جاتی ہے۔ وہ زیادہ دیر ہری نہیں رہ سکتی۔ آخر سوکھ جاتی اور اس کی نمی بھی چند ہی دنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ اور وہ صرف ایندھن کے کام کی رہ جاتی ہے۔ یہی حال پیغامیوں کا ہوا ہے۔ ان میں ایسے لوگ کثرت سے ہیں جن کے خیالات پریشان ہو چکے ہیں۔

زبان یار من....

موقر ہفت روزہ قندیل لاہور کے تماشائی نے اپنے خاص انداز میں پنجاب یونیورسٹی کے اسلامی مذاکرہ کی تصویر الفاظ میں جو کھینچی ہے ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے اس کا ایک منظر ذیل میں درج کیا جاتا ہے

"پاکستان کے چند مندوبین نے بھی اپنے مقالات پیش کئے۔ ان میں سے ایک مقالہ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کا تھا اور دوسرا غلام احمد پرویز صاحب کا توقع تھی۔ کہ مولانا اپنا مقالہ عربی میں پڑھیں گے۔ مولانا کی علمی شہرت اور مسلمان علماء کا یہ اجتماع بھی اس بات کا متقاضی تھا۔ اس روز ہال اور گیلریوں میں جماعت اسلامی کے اراکین بڑی تعداد میں موجود تھے۔ تماشائی کی توقع پوری نہ ہوئی اور مولانا نے اردو میں مقالہ پڑھا اور ان کی جماعت نے مقالہ پڑھا جانے کے درمیان تالیاں بجا بجا کر خوب داد دی۔ یہ داد چونکہ غیر معمولی تھی۔ اس لئے مندوبین ابتداً میں تو کچھ نہ سمجھے۔ لیکن پھر جب سمجھ گئے تو مسکراتے رہے۔

وقت ختم ہونے کی گھنٹی بجی اور مولانا جانے لگے۔ تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے چلا کر کہا مقالہ پورا کیجئے۔ اس کی تائید میں کئی اور آوازیں آئیں۔ خود مولانا بھی رک گئے۔ لیکن اس اجلاس کی چیئرمین محترمہ مسز لیٹیمپن نے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ اور اس سختی سے انکار کیا کہ مولانا صاحب کو سر تسلیم خم کرنا پڑا تھوڑی دیر کے بعد "تالیاں باز حاضرین" تشریف لے گئے۔"

(قندیل ۱۹ جنوری)

قندیل کے تماشائی کو شائد یاد نہیں رہا کہ کچھ عرصہ ہوا مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب ایک اسی قسم کے اسلامی کلوکیم میں شمولیت کے لئے دمشق تشریف لے گئے تھے۔ اور آپ نے وہاں بھی اردو ہی میں اپنا مضمون سنایا تھا جس کی عربی میں ترجمانی ایک مولوی صاحب نے کی تھی۔ جو اگرچہ کبھی مولانا کے رفیق رہ چکے تھے۔ مگر آپ سے بدظن ہو چکے تھے۔ چونکہ اتفاق سے کوئی دوسرا آپ کی ترجمانی وہاں کرنے کو موجود نہ تھا۔ اور آپ خود عربی نہ لکھ سکتے ہیں۔ اور نہ بول سکتے ہیں۔ اس لئے مجبوراً ان مولوی صاحب نے آپ کی مشکل آسان کرنے کے لئے پیشکش کر دی تھی۔ ویسے تو اس جماعت میں بڑے بڑے عربی دان بھی ہیں جو کیبنز ان کو فارسی "کوزہ" کی جمع سمجھنے لگتے ہیں۔

لاہور کے کلوکیم میں تو انگریزی میں بھی مقالے پڑھے گئے تھے۔ مگر بدقسمتی سے مولانا مودودی صاحب عربی کی طرح انگریزی سے بھی نابلد ہیں۔ اور قیاس ہے کہ فارسی زبان میں بھی آپ کو کوئی دسترس نہیں ہے البتہ آپ اردو کے اچھے انشاپرداز ہیں۔ مادری زبان ہونے کی وجہ سے بھی ان کی فصاحت و بلاغت اردو میں خوب کھلتی ہے۔ یہاں تک کہ غلط

(باقی دیکھیں صفحہ ۶)

سیرالیون گورنمنٹ کے وزیر پبلک ورکس آنریبل چیف کانڈے بورے

کی

احمدیہ مشن اور احمدیہ سنٹرل سکول بو میں آمد

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون بتوسط وکالت تبشیر - ربوہ)

> "میں اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ سیرالیون میں آج اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت اسلام اور ملک کی خدمت کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ اور اس کے مبلغ ہی ہیں۔ اور اس حقیقت کا بھی انکار کرنا ناانصافی ہوگی کہ اگر جماعت احمدیہ کے مبلغین وقت پر یہاں پہنچ کر عیسائیت کے اسلام کے خلاف بڑھتے ہوئے جارحانہ حملوں کا مقابلہ اور اسلام کا دفاع نہ کرتے تو اب تک مغربی افریقہ میں اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لوگ اس کی طرف منسوب ہونا بھی پسند نہ کرتے۔"
> (آنریبل چیف کانڈے بورے)

قسط نمبر ۲

میں اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ سیرالیون میں آج اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت اسلام اور ملک کی خدمت کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ اور اس کے مبلغ ہی ہیں۔ اور اس حقیقت کا بھی انکار کرنا ناانصافی ہوگی کہ اگر جماعت احمدیہ کے مبلغین وقت پر یہاں پہنچ کر عیسائیت کے اسلام کے خلاف بڑھتے ہوئے جارحانہ حملوں کا مقابلہ اور اسلام کا دفاع نہ کرتے تو اب تک مغربی افریقہ میں اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لوگ اس کی طرف منسوب ہونا بھی پسند نہ کرتے۔

مبلغ انچارج کی تقریر

تقریر کے بعد وزیر موصوف تشریف فرما ہوئے اور بعدہٗ خاکسار نے ان کا، ان کے مصاحبین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آنریبل وزیر صاحب نے یہ جو فرمایا ہے کہ احمدی مبلغین کی زیادہ تر توجہ جنوبی علاقہ کی طرف ہے اور شمالی علاقہ خصوصاً اس علاقہ میں جو کہ وزیر محترم کا آبائی وطن ہے کوئی توجہ نہیں دی جاتی اس کی وجہ اوّل تو یہ ہے کہ وہاں کے لوگ عملی اور مالی امداد کرنے سے گریز کرتے ہیں بلکہ مخالفت میں بھی پیش پیش رہے ہیں۔ دوسرے مشن کی مالی حالت ابھی اتنی مضبوط نہیں ہوئی کہ کام کو خالصتاً مشن کے خرچ پر ہر جگہ وسیع کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس مخلص کارکنوں اور مبلغین کی بھی کمی ہے جسے پورا کرنے کا واحد ذریعہ مال ہے۔ پس ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ جس حد تک ہم کام کو وسیع کرنے کی طاقت رکھتے ہیں کرتے جائیں۔ دراصل شمالی علاقہ کو بھی ہم نے فراموش نہیں کیا بلکہ وہ ہمیشہ ہمارے پروگرام میں شامل رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت ہمارے وہاں دو بڑے بڑے سنٹر ہیں۔ ایک سگبویما میں اور دوسرا روکوپر میں اور ہر دو جگہ ہمارے سکول کامیابی سے چل رہے ہیں۔ بلکہ روکوپر تو ہمارا اس ملک کا سب سے پہلا سنٹر اور پہلا احمدیہ سکول ہے۔ تاہم میں آنریبل وزیر موصوف کو یقین دلاتا ہوں کہ اب اس علاقہ کی طرف مزید توجہ دی جائے گی اور اس بارہ میں آپ سے مشورہ کے بعد آپ کی خواہش کے مطابق خاص مہم شروع کی جائے گی۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ ضرور ہماری ہر ممکن مدد فرمائیں گے اور منسٹری آف ایجوکیشن کو بھی توجہ دلائیں گے کہ اپنی غیر جانبدارانہ پالیسی کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ہمارا اتنا ہی خیال رکھیں گے جتنا کہ ہمارا حق بنتا ہے۔ شمالی علاقہ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور جہاں پر ڈسٹرکٹ کونسل میں عیسائی مشنوں کے نمائندے منسٹری آف ایجوکیشن نے نامزد کئے ہوئے ہیں وہاں احمدیہ مشن کا کوئی نمائندہ کسی کونسل میں نہیں ہے۔ حالانکہ گذشتہ سال خاکسار نے متواتر احتجاجیں کیں اور گورنر صاحب تک سے اپیلیں کیں مگر عملی طور پر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔

اس پر آنریبل منسٹر صاحب نے فریٹون میں اس معاملہ کی تحقیق کا وعدہ کیا اور کہا کہ اُن کا آفس ہر احمدی مبلغ کے لئے ہر وقت کھلا ہے۔ اور کسی وقت جب بھی اُنہیں ضرورت پیش آئے وہ بغیر کسی تامل کے انہیں مل سکتے ہیں۔ اس کے بعد وزیر موصوف کے اساتذہ اور طلبہ کے درمیان فوٹو لئے گئے اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

وزیٹرز بک میں ریمارکس

واپسی سے قبل آپ نے سکول کی لاگ بک اور مشن کی وزیٹرز بک میں مندرجہ ذیل ریمارکس لکھے:۔

"میں نے احمدیہ سکول دیکھا جس میں بچوں کو عملی یعنی ہاتھ سے کام کرتے ہوئے پایا جو پروٹیکٹوریٹ کے سکولوں کی ایک بہترین نشانی ہے۔ طلبہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک روا رکھا جاتا ہے اور اساتذہ بمع جنرل سپرنٹنڈنٹ اور ہیڈ ماسٹر اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بصورت احسن انجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجھے اس سکول کو دیکھ کر یقین ہو گیا ہے کہ یہی وہ ایک مسلم سکول ہے جس پر آئندہ اسلامی تہذیب اور ثقافت کا مرکز ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔" (کانڈے بورے منسٹر آف ورکس)

جو ریمارکس انہوں نے مشن کی وزیٹرز بک پر تحریر کئے وہ یہ ہیں:۔

"میں نے احمدیہ مشن ہاؤس بھی دیکھا۔ جو کہ بہت عمدہ عمارت ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مشن ہاؤس کو مزید آرام دہ بنائے تاکہ اس میں کام کرنے والے اپنی ذمہ داریوں کو زیادہ احسن طریق پر انجام دے سکیں۔"
(کانڈے بورے) منسٹر آف ورکس اینڈ ہوسنگ)

واپسی پر آپ نے احمدیہ مسجد اور احمدیہ لائبریری اور ریڈنگ روم اور احمدیہ پریس کا بھی معائنہ کیا اور دیکھ کر بہت خوش اور متاثر ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہمارے احمدی نہ ہونے کا ہمیں یہ نقصان ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی و بہتری کے لئے یہ کارہائے نمایاں احمدی مبلغین نے ہمارے علاقہ کی بجائے اس مینڈے علاقہ میں سرانجام دیئے جس سے یہ علاقہ فائدہ اٹھا رہا ہے۔ آپ نے لائبریری کی لاگ بک پر بھی بہت اچھے ریمارکس دیئے اور میری تحریک پر لائبریری کے لئے کتب پیش کرنے کا وعدہ کیا اور تاکیداً فرمایا کہ جن جن کتب کی ہمیں لائبریری کے لئے ضرورت ہے ان کی ایک لسٹ بنا کر اُنہیں روانہ کی جائے تاکہ وہ جس قدر کتب اُن میں سے پیش کر سکیں خرید کر بھیج دیں گے۔ اس کے بعد وہ بذریعہ کار "بو" سے آگے ایک ضلع پوجہوں کے علاقہ میں دَورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

درخواست دُعا

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے اور ہدایت دے اور احمدیت کیلئے ایسے Well Wishers کو حقیقی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دے۔ چیف بننے سے پہلے یہ نہ صرف احمدی بلکہ فری ٹاؤن کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے ۱۹۴۳ء میں اپنے قبیلے کے لوگوں کا چیف بننے کے لئے کھڑے ہوئے اور میرے ذریعہ حضور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دُعا کے لئے خطوط اور تاریں دیں۔ حضور کی طرف سے الیکشن سے قبل ہی جواب آیا کہ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ کئی اُمیدوار ان سے زیادہ طاقتور اور مالدار اور بااثر تھے حضور کی دُعا قبول ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے انہیں کامیابی عطا فرمائی۔ افسوس ہے کہ بعد میں اپنے قبیلہ کے اکابرین کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے یہ انتظامی طور پر ہم سے علیحدہ ہو گئے مگر احمدیت اور احمدی مبلغین سے ان کے سلوک اور رویہ میں اب تک کوئی فرق نہیں آیا۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں پھر مکمل ہدایت دے اور باقاعدہ پھر احمدیہ نظام میں منسلک ہو جائیں +

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی علالت اور وفات کے مختصر حالات

از مکرم شیخ داؤد احمد صاحب عرفانی ابن حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ

(منقول از ہفت روزہ بدر قادیان)

میرے پیارے ابا حضرت عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ جیسا کہ احباب کو علم ہو چکا ہے ۵؍ دسمبر ۵۷ء کی صبح کو چار بجے اس دنیائے فانی سے رحلت فرما کر اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

والد صاحب کے مقام کے متعلق جو ان کو سابقون الاولون میں ہونے کی وجہ سے حاصل تھا یا ان کی خدمات سلسلہ کے بارہ میں مجھے کچھ نہیں کہنا اس جگہ میں صرف ان کی علالت کے ایام اور وصال کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ جملہ احباب سلسلہ کو جو ان سے اخلاص و محبت کے جذبات رکھتے تھے علم ہو سکے۔

(۱)

والد صاحب کی یہ علالت در اصل عرصہ تین سال سے جاری تھی۔ ان پر کسی بیماری کا حملہ ہوتا۔ چند دن بیمار رہتے۔ پھر چلنے پھرنے اور اپنے کام کاج کرنے لگ جاتے۔ لیکن وہ کبھی لمبے عرصہ کیلئے زنش نہیں ہوتے تھے۔ باوجود اس کے کہ ان کو بلڈ پریشر تھا۔ مگر وہ اس کی پرواہ ہی نہ کرتے تھے۔ بعض اوقات تو ڈاکٹر منع کرتے کہ اٹھنا بیٹھنا نہیں سیڑھیاں نہیں چڑھنا۔ لیکن یہ کہاں مانتے تھے۔ کہتے تھے یہ تو مجھے معذور بنا دیں گے۔ چلتے پھرتے رہنے میں ہی صحت کا راز مضمر ہے۔ اس سلسلے میں ان کو ضعف کے دورے ہونے لگے بعض اوقات تو کھڑے ہوئے یا اٹھے دورہ ہوا۔ اور گر گئے۔ لیکن یہ دورے بالکل چند سیکنڈ یا بعض اوقات چند منٹ کے ہوتے تھے۔ آج سے کوئی دو سال قبل میرے پاس دکن آئے۔ بڑے خوش تھے۔ چاق چوبند غذا اچھی تھی۔ نیند اچھی تھی۔ لیکن بلڈ پریشر تھا۔ کہنے لگے۔ بھئی تمہارے ڈاکٹر کو دکھا لیں وہ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ کمپنی کا ڈاکٹر آیا۔ اس نے دیکھا۔ کہ ہشاش بشاش بیٹھے ہیں۔ لیکن جب بلڈ پریشر دیکھا تو سکتے میں آ گیا وہ کوئی ۲۷۰ تھا۔ میں نے اس کو سمجھا دیا تھا کہ کہنا سب ٹھیک ہے۔ اصل بات مت کہنا۔ اس لئے کہ پھر ان کی طبیعت میں پریشانی پیدا ہو جاتی تھی۔ اور یہ ہم کو پسند نہ تھا۔ ہم ان کی ہمت کو پست ہونے نہیں دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے کہا کہ آپ ابھی ایک ہفتہ دکن میں رہیں آپ کبھی اپنے بچوں کے پاس زیادہ دن نہیں ٹھہرتے کہنے لگے کہ یہاں آکر میں بے کار ہو جاتا ہوں۔ بس کھاؤ اور پڑے رہو۔ یہ میری طبیعت کے خلاف ہے ڈاکٹر نے کہا اچھا چند دن آپ کے لئے آرام کی ضرورت ہے۔ مگر ابا کہاں مانتے تھے انہوں نے کہا نہیں میں تو کل چلا جاؤنگا مجھے ڈاکٹر نے علیحدگی میں کہا کہ اتنا بلڈ پریشر ہے کہ کسی وقت بھی کوئی واقعہ ہو سکتا ہے ان کو ہرگز نہ جانے دینا ہم سب نے بعد میں زور لگا کر ایک دن روک لیا دوسرے دن ڈاکٹر کو پھر بلایا۔ تو بلڈ پریشر کچھ زیادہ ہی تھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ آپ نہیں جا سکتے۔ لیٹے رہا کریں۔ تو اس سے جھگڑنے لگے۔ کہ مجھے کوئی نہیں روک سکتا میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔ بہر حال آپ کی ہمدردی کا شکریہ۔ مگر مجھے ڈاکٹر نے ایسا ڈر ڈال دیا کہ جان فکر میں پڑ گئی لیکن ابا جی ایک دن اور ٹھہر کر چلے گئے میں نے ساتھ آدمی بھی بھیجا۔ اپنے مزے میں گاڑی پر سوار ہو گئے۔ ایک سال کے بعد پھر ڈاکٹر صاحب نے دیکھا۔ تو کہنے لگا کہ یہ تو معجزہ ہے کیا علاج کیا ہے۔ میں نے کہا کہ کچھ بھی نہیں ڈاکٹر کو بلاتے ہیں۔ فیس دیتے ہیں۔ مگر دوائی نہیں کھاتے۔ آخری دفعہ اکتوبر ۵۷ء کے آخری ایام میں اچانک آ گئے۔ ساتھ نوکر تھا۔ بڑے خوش تھے۔ ہم کو بھی بڑی مسرت ہوئی۔ کہنے لگے بچوں کو دیکھنے کو دل چاہا تو چلا آیا۔ نوکر نے بتایا کہ سکندر آباد سے صبح کی گاڑی پکڑنا تھی۔ لیکن انہوں نے رات بھر کسی کو سونے نہیں دیا۔ اور ٹیکسی رات کو ہی منگوا کر کمپونڈ میں کھڑی کروالی۔ کہ پھر وقت پر ملے نہ ملے۔

اپنے ڈاکٹر سے میں نے بات کی کہ میرے اباجی آئے ہیں اور بہت اچھی صحت ہے چلو ذرا دیکھ لو۔ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر آیا۔ دیکھا کہنے لگا ایسا مریض میری نظر سے نہیں گزرا یہ چند دنوں اور بلکہ چند گھنٹوں میں ختم ہو جانے کا کیس تھا۔ لیکن ان پر خدا کے کرم کی نظر ہے۔ لہٰذا ان کے علاج معالجے کے بارے میں کچھ کہنا ہی فضول ہے۔ چنانچہ اس نے کہا کہ آپ کو کوئی بیماری نہیں۔ دل اچھا ہے اعصاب اچھے ہیں۔ بلکہ آپ کی عمر کے لحاظ سے تو یہ کہنا چاہیئے کہ بہت ہی مضبوط ہیں۔ جو جی آئے کھائیں۔ آرام کو بھی مدنظر رکھیں۔ زیادہ محنت نہ کریں۔ اس پر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے میں تو کہتا ہوں مجھے کوئی عارضہ نہیں۔ میں ہر طرح تندرست ہوں۔ بس اب جا کر تصنیف کا کام پھر سے شروع کر دوں گا۔ لیکن تقدیر کہہ رہی تھی کہ اب وقت قریب ہے آپ کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کاموں سے فرصت مل جائے گی!!

(۲)

اسی سال رمضان کے مہینہ میں شدید بیمار ہوئے بخار جو کہ نزلہ زکام سے شروع ہوا۔ اس نے سخت صورت اختیار کر لی۔ ضعف کے دورے جلد جلد ہونے لگے۔ بڑی پریشانی ہو گئی۔ بڑے بھائی یوسف علی عرفانی کو میں نے تار دیکر بمبئی سے بلوایا۔ وہ آ گئے۔ میں ملازمت کی وجہ سے زیادہ دن ٹھہر نہیں سکتا تھا لیکن بار بار آ جاتا تھا۔ اس لئے کہ سکندر آباد دکن سے صرف چار گھنٹے کا سفر ہے ان کی طبیعت گھبراتی۔ حکم ہوتا جلد داؤد کو فون کر کے بلاؤ میں آتا۔ مجھ سے لگاتے منہ سر چومتے اور اٹھ کر بیٹھ جاتے اور کہتے بس تم آ گئے اب میں بالکل اچھا ہوں۔ دیکھو میں اچھا ہوں کہ نہیں۔ میں کہتا بالکل اچھے ہیں تو خوش ہو جاتے۔ پھر ساتھ ہی حکم بھی دے دیتے۔ پہلی گاڑی سے واپس چلے جاؤ۔ بچے وہاں اکیلے ہیں اور فکر کرتے ہونگے۔

عین عید کی شام کو مجھے ٹیلیفون آیا کہ حالت خراب ہو گئی ہے۔ فوراً آؤ حالانکہ اسی دن دوپہر کو بھائی صاحب میرے پاس آ گئے کہ ابا اچھے ہیں۔ مجھے کہا ہے کہ چلے جاؤ۔ بچوں کے ساتھ عید کر کے آ جانا۔ خیر میں بھاگا رات کو پہنچ گیا۔ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے میرا بیٹا کہہ کر گلے لگایا۔ پیار کیا۔ کہنے لگے مجھے امید تھی تم ضرور آؤ گے۔ آج طبیعت بگڑ گئی تھی۔ لیکن اب بہت اچھی ہے۔ نوکر کو کہا کہ کھانا لاؤ۔ میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اتنے میں یوسف احمد علاء الدین صاحب آ گئے اور کہنے لگے کہ مولوی صاحب اب تو آپ اچھے ہیں اب داؤد بھائی کو جانے دیں۔ وہاں سب پریشان ہوں گے اور کل عید بھی ہے کوئی عید نہ کر سکے گا کہنے لگے۔ ہاں ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ اس وقت گاڑی کوئی ہے انہوں نے کہا ہاں ہے تو مجھے رخصت کر دیا۔ میں رات کو کوئی ایک بجے کے قریب گھر پہنچ گیا۔ اور سب کو اطمینان ہو گیا۔

(۳)

بیماری ہلکی ہو یا زیادہ۔ بس پھر تو سمجھ لیں کہ دماغ زوروں پر کام کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد تازہ کرتے اور روتے اور زار زار روتے تھے۔ خدا کا شکر اور حمد و ثنا کرتے کہ مجھ ذرہ ناچیز کو تو نے یہ شرف بخشا کہ اپنے پیارے نبی کا خادم ہونے کا شرف بخشا۔ پھر اگر اس وقت کوئی ان کا خیال اس زمانہ کی طرف پلٹا دیتا تو پھر تو گھنٹوں وہ تقریر کرتے اور ایسے ایسے پر لطف حالات بمع تاریخ سنہ اور وقت کے بتاتے کہ جیسے سینما کے پردے پر کوئی تصویر چل رہی ہو۔ سب بیان کر کے دل کا غبار نکال کر کہتے کہ اب میں بالکل اچھا ہوں۔ یہ ذکر میری روح کے لئے تسکین ہے یہ اصل ہے یہ زندگی ہے۔ اے کاش وہ دن پھر آ جائیں وہ لوگ اب نظر نہیں آتے۔ اچھا ایک دن ان سے مل ہی جائیں گے۔ ساتھ ہی اس امر کا بار بار افسوس کرتے کہ پرانے لوگ ختم ہو رہے ہیں۔ جو تھوڑے سے ہیں۔ اب وہ نئی پود کے لئے دقیانوسی ہیں۔ لیکن بعد میں پچھتائینگے کہ ان کو ایسے لوگوں کی صحبت کا موقعہ ملا۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھیں دیکھی تھیں جن کو کہ ان کا ادنیٰ ترین غلام ہونے کا فخر حاصل تھا۔ لیکن اس غلامی پر سے دنیا کی بادشاہتیں قربان ہیں۔ ان بوڑھوں کو لوگ ڈھونڈھینگے اور نہ پا سکیں گے میں اگر ملازمت کرتا تو ڈیا یورڈ ڈپٹی کلکٹر ہوتا اور خطاب میرے نام کے ساتھ ہوتا لیکن میرے مولیٰ نے جو مقدر کیا۔ اس کے لئے صرف اتنا کہتا ہوں وتعز من تشاء و تذل من تشاء والی بات ہے اس نے میرے لئے عزت مقدر کی تھی شکر الحمد للہ! میں نے اس دنیا میں سب کچھ پایا۔ دولت بھی بے حساب پائی اور لٹائی۔ دین کی خدمت کیلئے بھی میرے مولیٰ نے مجھے بے حساب مواقع دئے بس یہاں آئے کہ آنسو نکل آئے تھے اور بار بار کہتا

تعلیم و اصلاح کی تحریک میں حصہ لینے والے احباب

جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ۲۷ دسمبر ۵۷ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل حضور کی اجازت سے تعلیم و اصلاح مقامی کے لئے یہ تحریک فرمائی تھی کہ احباب جماعت میں سے ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو ۲۵/- روپے ماہوار یعنی ۳۰۰/- روپے سالانہ چندہ دیں تا تعلیم و اصلاح کا کام چلایا جا سکے۔ فی الحال یہ کام چھ ضلعوں میں شروع کیا جائے گا۔ جن احباب نے جناب چوہدری صاحب محترم کی تحریک پر لبیک کہا ان کی پہلی فہرست حسب ذیل ہے۔ اگر کسی دوست کا نام غلطی کی وجہ سے رہ گیا ہو تو مہربانی فرما کر اطلاع دیں تا کہ فہرست کی اصلاح کر لی جائے۔

ناظر اصلاح و ارشاد

۱ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۳۰۰/- روپے
۲ جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب جج انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہیگ ہالینڈ و ربوہ ۱۰۰۰/- ۱۲۵/- ادا ہو چکے ہیں
۳ جناب چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ۳۰۰/- ادا شد
۴ جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور ۳۰۰/-
۵ جناب چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی ۳۰۰/-
۶ جناب چوہدری رشید احمد صاحب۔ کراچی ۳۰۰/-
۷ جناب چوہدری نعیم احمد صاحب کراچی ۳۰۰/- ادا شد
۸ جناب چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں نرائن گنج ۳۰۰/-
۹ کرنل عطاء اللہ صاحب کراچی ۳۰۰/- ادا شد
۱۰ چوہدری کرامت اللہ صاحب کراچی ۳۰۰/-
۱۱ جناب چوہدری ضیاء اللہ صاحب لاہور ۳۰۰/-
۱۲ چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری ۳۰۰/-
۱۳ نواب زادہ محمد سعید صاحب امیر جماعتہائے میرپور آباد حیدرآباد سندھ ۳۰۰/-
۱۴ چوہدری محمد نقی صاحب بار ایٹ لاء۔ لاہور ۳۰۰/-
۱۵ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ ۳۰۰/-
۱۶ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۳۰۰/-
۱۷ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب کراچی ۳۰۰/-
۱۸ شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی ۳۰۰/-
۱۹ میجر شمیم احمد صاحب کراچی ۳۰۰/-
۲۰ ملک محمد بشیر احمد صاحب مالک نیو وے واشنگ فیکٹری ۳۰۰/-
۲۱ نواب محمد عبد اللہ خانصاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور ۳۰۰/-
۲۲ مرزا رشید احمد صاحب۔ ۲۳ ریس کورس روڈ۔ لاہور ۳۰۰/-
۲۳ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب۔ نشتر میڈیکل کالج ملتان ۳۰۰/-
۲۴ شیخ محمود الحسن صاحب۔ ممبر ریونیو بورڈ۔ ڈھاکہ ۳۰۰/-
۲۵ خواجہ عبد الرحمن صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ ۳۰۰/-
۲۶ مولوی محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ ۳۰۰/-
۲۷ ڈاکٹر میجر سید ضیاء الحسن صاحب A.M.C ریکروٹنگ ڈپو پشاور ۳۰۰/-
۲۸ ڈاکٹر ملک عبد الحق صاحب سول سرجن منٹگمری ۳۰۰
۲۹ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب۔ پلومر بلڈنگس ۴۶ دی مال لاہور ۳۰۰
۳۰ جناب چوہدری عبد الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کلاتھ ہاؤس چوک بازار ملتان ۳۰۰/-
۳۱ ماسٹر خدا بخش صاحب۔ قدوس منزل غلہ منڈی سرگودھا ۳۰۰/-
۳۲ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب امپیریل کالج آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی لنڈن ۳۰۰/-
۳۳ شیخ کریم بخش صاحب۔ مالک شیخ کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ ۳۰۰/-
۳۴ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ ۳۰۰/-
۳۵ نواب زادہ میاں محمد احمد خانصاحب دار السلام۔ ربوہ ۳۰۰/-
۳۶ مولوی محمد دین صاحب بی اے۔ ناظر تعلیم۔ ربوہ ۳۰۰/-
۳۷ جناب میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی و ناظر دیوان۔ ربوہ ۳۰۰/-
۳۸ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب کاٹھی کراچی ۳۰۰/-
۳۹ میجر ارشد ایم۔ جاوید صاحب آرمڈ کور پشاور ۳۰۰/-
۴۰ شیخ محمد محسن صاحب۔ دارالحمد فیکٹری ایریا لائلپور ۳۰۰/- روپے
۴۱ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب۔ کراچی ۳۰۰/-
۴۲ ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب۔ ڈیوس روڈ۔ لاہور ۳۰۰/-
۴۳ جناب چوہدری اعظم علی صاحب۔ ریٹائرڈ سیشن جج۔ ربوہ ۳۰۰/-
۴۴ جناب چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ ۳۰۰/-
۴۵ کمانڈر لطیف صاحب۔ لائلپور ۳۰۰/-
۴۶ چوہدری نعمت خاں صاحب ریٹائرڈ سیشن جج لائلپور ۳۰۰/-
۴۷ جناب عبد الحمید صاحب۔ آپریٹو ڈائریکٹر P.I.D.C کراچی ۳۰۰/-
۴۸ منجانب اہلیہ جناب عبد الحمید صاحب " ۳۰۰/-
۴۹ خواجہ محمد سرفراز خانصاحب۔ ایڈووکیٹ سیالکوٹ ۳۰۰/-
۵۰ جناب ایس سمیع احمد صاحب اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ ۳۰۰/-
۵۱ کیپٹن ایاز صاحب ایڈووکیٹ۔ سیالکوٹ ۳۰۰/-
۵۲ جناب احمد مختار صاحب کراچی ۳۰۰/-
۵۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب D.M.S کراچی ۳۰۰/-
۵۴ رائے ریاض اللہ خانصاحب رئیس اعظم ہنگووالی ضلع سرگودھا ۳۰۰/-
۵۵ جناب چوہدری احمد جان صاحب۔ کراچی ۳۰۰/-
۵۶ ایک عزیز بمعرفت جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۳۰۰/- رقم داخل خزانہ ہو چکی ہے۔
۵۷ جنرل نذیر احمد صاحب The Envoy Ltd. میکلوڈ روڈ لاہور ۳۰۰/-

تحریک "وقف جدید" میں جانی قربانی پیش کرنے والے احباب

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر جو تحریک فرمائی ہے اس پر جماعت نے پروانہ وار لبیک کہتے ہوئے جہاں مالی قربانی میں قابل تقلید حصہ لیا ہے وہاں "وقف زندگی" کرنے والوں کی قربانی بھی نہایت شاندار ہے۔ اس وقت تک ۱۳۵ احباب نے اپنی زندگی وقف کی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء جن میں سے ۱۰۸ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ربوہ کی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں سر فہرست ہے۔

(انچارج وقف جدید)

مقام	تعداد	مقام	تعداد	مقام	تعداد
ربوہ	۴۵	ضلع شیخوپورہ	۲	نبی سر روڈ	۱
کراچی	۳	" منٹگمری	۲	ناصر آباد اسٹیٹ	۱
ضلع لاہور	۵	ملتان شہر	۲	بہاول پور	۱
ضلع گجرات	۳	ڈیرہ غازیخان	۱	میزان	۱۰۸
ضلع گوجرانوالہ	۵	راولپنڈی شہر	۵	متفرق جن کی تفصیل بعد میں دی جائے گی	۲۷
چنیوٹ	۱	کلر کہار	۲		
ضلع مظفر گڑھ	۱	پشاور شہر	۲	۱۵ اپریل ۵۸ء تک کل تعداد واقفین	۱۳۵
ضلع سرگودھا	۵	ضلع سیالکوٹ	۷		
احمد نگر	۵				

احباب جماعت کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو دوست چندہ "وقف جدید" براہ راست بھجوانا چاہیں وہ افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بمد "امانت وقف جدید" بھجوایا کریں۔ لیکن ابھی تک بعض احباب اپنے وقف جدید کے چندے ناظر صاحب بیت المال اور ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے نام بھجوا رہے ہیں۔ اس طرح جہاں ان رقوم کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اطلاع نہیں ہوتی وہاں متعلقہ محکمہ کو بھی دقت ہوتی ہے۔ سو احباب اپنا چندہ وقف جدید افسر صاحب امانت ربوہ کو "امانت وقف جدید" کی مد میں بھجوائیں اور اس کی علیحدہ اطلاع دفتر وقف جدید کو بھی بھجوائیں۔ امید ہے کہ دوست اس کا خاص خیال رکھیں گے۔

(انچارج وقف جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم چوہدری فتح دین صاحب تحصیلدار (سابق) ماہل پور ضلع ہوشیارپور کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۹۵۸/۱/۱۵ بعمر ۸۰ سال وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ میں لایا گیا اور مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص احمدی خاتون تھیں احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(محمد یعقوب سیالکوٹ ربوہ)

زعماء صاحبان انصار کی فوری توجہ کے لئے
اعلان

انصار کا مالی سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے جاری شدہ کاموں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک مجلس کی طرف سے جملہ مدات کے چندے باقاعدہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچتے رہیں۔ ورنہ کام میں رکاوٹ پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

ریکارڈ سے ظاہر ہے۔ کہ بعض مجالس انصار کے ذمہ گزشتہ سال کا بقایا واجب الوصول ہے۔ اس لئے زعماء صاحبان کی خدمت میں تاکید ہے۔ کہ براہ کرم ہر ایک رکن انصار سے گزشتہ سال کے چندہ انصار کا بقایا آخر دسمبر ۵۷ء تک وصول کر کے بہت جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

نیز بعض مجالس انصار ایسی بھی ہیں جن کی طرف سے گزشتہ سال میں کچھ بھی چندہ انصار مرکز میں نہیں پہنچا یا بہت ہی قلیل پہنچا ہے۔ ایسی مجالس انصار کے زعماء کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ وہ پوری جد وجہد سے بقایا وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اور آئندہ باقاعدگی سے ماہ بماہ چندہ وصول کرتے رہنا چاہیئے۔

قائد مال مرکزیہ انصار اللہ

خدام الاحمدیہ اور ترقی کا رجحان

اس سے قبل کئی بار اس طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت خدام الاحمدیہ کے گزشتہ دو سال کامیاب مالی سال ثابت ہوئے ہیں۔ لہٰذا موجودہ تیسرے سال میں بھی ترقی کے اس رجحان کو قائم رکھنے کے لئے اعلان ہذا کے ذریعہ پھر توجہ دلاتا ہوں۔ اور جملہ ارکان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے غیر معمولی توجہ اور غیر معمولی محنت کے علاوہ خدا تعالیٰ سے غیر معمولی استقامت کے لئے ہر لحظہ طلبگار رہ کر دعائیں فرمائیں۔

مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ ملتان شہر کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۲/۱/۵۸ بروز اتوار بوقت ۸ بجے شب احمدیہ ہال حسین آگاہی میں زیر صدارت مکرم چودھری عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت جماعت احمدیہ ملتان شہر کا ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ عبد المالک صاحب نے کی۔ نظم ماسٹر رحیم بخش صاحب نے پڑھی اور میاں محمد یوسف صاحب آف پٹ وارے نے نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ اور مولوی محمد دین صاحب مربی نے نصائح کیں۔ بعد ازاں مولوی دولت محمد صاحب مربی نے جماعت کے دوستوں اور بزرگوں سے اپیل کی کہ وہ قرآن کریم کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں۔ اور اخلاق فاضلہ پیدا کریں۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد ملتان شہر۔

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ مرزا عزیز احمد صاحب بی کام	پریذیڈنٹ۔ خزانچی	بارہ سال مشرقی پاکستان
۲۔ مولوی عبد اللطیف صاحب	سیکرٹری	// //
۳۔ ڈاکٹر غازی ممتاز الدین صاحب	// اصلاح وارشاد	// //

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری محمد طفیل صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری اصلاح وارشاد، تعلیم	چک ۱۱۲ ٹی ڈی اے بب کلاں ضلع لائلپور
۲۔ صوفی عبد الستار صاحب	سیکرٹری امور عامہ	// //

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری علم الدین صاحب	پریذیڈنٹ	محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ ملک ولایت محمد خان صاحب	سیکرٹری امور عامہ	محلہ دار النصر ربوہ

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

نام	عہدہ	جماعت
۱۔ چوہدری منیر احمد صاحب	پریذیڈنٹ	کوٹلی چہور۔ ضلع شیخوپورہ
۲۔ صوفی غلام محمد صاحب	سیکرٹری مال، محاسب	// //
۳۔ چوہدری اللہ رکھا صاحب	// اصلاح وارشاد	// //
۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے	پریذیڈنٹ	ظفر آباد ٹوتکا ضلع حیدرآباد
۲۔ // غلام قادر صاحب جھنگل	سیکرٹری مال	// //
۳۔ سید محمد محسن شاہ صاحب	// اصلاح وارشاد و تعلیم	// //
۴۔ چوہدری عبد العزیز صاحب	// زراعت	// //
۱۔ مرزا محمد سیف اللہ خان صاحب فاروق	پریذیڈنٹ، امام الصلوٰۃ	کنڈی حاصل پور ضلع بہاولپور
۲۔ سلطان محمد خان صاحب کمپونڈر	سیکرٹری مال	// //
۳۔ عبد المجید صاحب	// اصلاح وارشاد	// //
۱۔ چوہدری علم الدین صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۷۹ ۶ ڈال کوٹ ضلع شیخوپورہ
۲۔ // غلام سرور صاحب نمبردار	سیکرٹری مال، اصلاح وارشاد و محاسب	// //
۱۔ میاں نذیر احمد صاحب ناصر صراف	محاسب	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۔ سید داؤد مظفر شاہ صاحب	پریذیڈنٹ	ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۱۔ ماسٹر احمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر	پریذیڈنٹ	جوہر آباد ضلع سرگودھا
۲۔ قریشی فضل حسین صاحب کلرک	سیکرٹری مال	// //
۱۔ مستری نظام الدین صاحب	پریذیڈنٹ	مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ
۲۔ عبد الکریم صاحب	سیکرٹری مال	// //
۱۔ چوہدری میاں خان صاحب	پریذیڈنٹ	شیخ پور ضلع گجرات
۱۔ چوہدری عبد العزیز صاحب ولد شیر محمد صاحب	پریذیڈنٹ	ہرچند ضلع شیخوپورہ
۲۔ // ولد مہر الدین صاحب	سیکرٹری مال	// //
۳۔ // عبد الغفور صاحب	امام الصلوٰۃ	// //
۴۔ // جان محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	// //
۱۔ چوہدری عبد المجید صاحب کمبوہ	پریذیڈنٹ	میاں چنوں ضلع ملتان
۱۔ مولوی محمد صاحب بی اے	سیکرٹری وصایا	ڈھاکہ مشرقی پاکستان
۲۔ قاضی خلیل الرحمٰن صاحب خادم	// تعلیم	// //
۳۔ مرزا علی اختر صاحب	// مال	// //
۴۔ محمد شمس بشیر احمد صاحب	جنرل سیکرٹری۔ امور عامہ	// //
۵۔ احسان اللہ سکندر صاحب	// اصلاح وارشاد	// //
۶۔ مولوی محمد مصطفےٰ علی صاحب	// تالیف و تصنیف	// //
۷۔ // عبد اللطیف صاحب	// ضیافت	// //
۸۔ // محمد عبد الرزاق صاحب	خزانچی	// //

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اس سال آخر دسمبر ۱۹۵۷ء تک مندرجہ ذیل جماعتوں کے لازمی چندوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان جماعتوں اور ان عہدہ داروں کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ اخبار الفضل کے ذریعہ تمام احمدی احباب سے التماس ہے کہ وہ بھی ان جماعتوں کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں اور مالوں میں برکت دے اور دوسری جماعتوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

نام جماعت	نام صدر	نام سیکرٹری مال	کوائف
کراچی	چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر شیخ رحمت اللہ صاحب نائب امیر	شیخ عبدالوہاب صاحب۔ مرزا عبدالرحمٰن صاحب (نائب) چوہدری نذیر احمد صاحب (مہاسب)	یہ جماعت اپنی قربانی کا معیار غیر معمولی طور پر بڑھاتی چلی جاتی ہے اس سال آخر دسمبر تک چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی مبلغ ۰۰۰،۲،۱۱ روپے سے بڑھ چکی ہے امید ہے سال کے آخر تک ان کی ان دو مدوں کی وصولی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے لگ بھگ پہنچ جائیگی
ضلع لاہور			
لاہور شہر (تمام حلقہ جات)	چوہدری اسداللہ خانصاحب	بابو محمد شفیع صاحب	چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی مبلغ ۰۰۰،۵۷ کے قریب ہو چکی ہے جو پچھلے سال آخر دسمبر تک کی وصولی سے بقدر ۱۸ فیصدی زیادہ ہے۔
(ا) حلقہ دہلی دروازہ	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	رحمت اللہ صاحب	تدریجی بجٹ سے زیادہ وصولی۔ چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی سے اوپر
ب حلقہ مزنگ	عبدالمجید صاحب		اس حلقہ کی چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی ہمیشہ بجٹ سے بڑھ جایا کرتی ہے اس وقت تک کی وصولی سال تمام کے بجٹ سے بڑھ چکی ہے اور پچھلے سال اس وقت تک کی وصولی سے بقدر ۵۵ فیصدی زیادہ ہے۔
ج۔ حلقہ سنت نگر	چراغ دین صاحب	طفیل محمد صاحب	تدریجی بجٹ سے زائد چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی پچھلے سال اس وقت تک کی وصولی سے بقدر ۲۴ فیصدی زیادہ
د حلقہ کینال پارک	عطاء الرحمٰن صاحب	علی محمد صاحب	چندہ عام وحصہ آمد کا سالتمام کا پورا بجٹ وصول ہو چکا ہے۔
س حلقہ بھاٹی گیٹ	حکیم عبدالرشید صاحب	قاضی منظور احمد صاحب	تدریجی بجٹ پورا ہو گیا ہے۔
ضلع جھنگ			
ربوہ (مجموعی تمام حلقہ جات)	مولوی محمد صدیق صاحب	—	حصہ آمد و چندہ عام کا تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے پچھلے سال کی اس وقت تک کی وصولی سے ۳۴ فیصدی بیشی ہے۔
ا۔ محلہ دار الرحمت غربی	مولوی ظہور حسین صاحب	کیپٹن محمد سعید صاحب	قریباً تمام سال کا بجٹ پورا کر دیا ہے پچھلے سال کی اس وقت تک کی وصولی سے ۵۰ فیصدی بیشی ہے۔
ب محلہ دار الصدر شرقی	منشی رمضان علی صاحب	چوہدری مسعود احمد صاحب	چندہ عام وحصہ آمد کا تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے
چنیوٹ	—	شیخ محمد حسین صاحب	چندہ عام وحصہ آمد کے تدریجی بجٹ سے زیادہ وصولی۔ پچھلے سال کی اس وقت تک کی وصولی سے ۷۵ فیصدی بیشی۔
جھنگ شہر	محمد حسین صاحب	محمد زاہد صاحب	سال تمام کا بجٹ پورا کر دیا ہے
ضلع ملتان			
چک ۲۴/10-R	چوہدری غلام حسن صاحب	چوہدری غلام حسین صاحب	ایضاً
چاہ کسووالہ	حسین شاہ صاحب	محمد اسماعیل صاحب	سال تمام کا بجٹ پورا کر دیا ہے
چک ۵۲۹/E.B	—	چوہدری مبارک علی صاحب	ایضاً
علی پور	چوہدری غلام غوث صاحب	ڈاکٹر محمد خانصاحب	قریباً سالتمام کا بجٹ پورا کر دیا ہے
چک ۹۱/E.B	چوہدری محمد علیصاحب	چوہدری سلطان علیصاحب	ایضاً
ضلع لائلپور			
لائلپور شہر	شیخ محمد احمد صاحب	ملک برکت علیصاحب	چندہ عام وحصہ آمد کا تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے۔
گوجرہ	چوہدری عبدالعزیز صاحب	ماسٹر عطا حسین صاحب	تدریجی بجٹ سے زیادہ وصولی۔ پچھلے سال کی اس وقت تک کی وصولی سے ۵۲ فیصدی بیشی
چک ۸۸ ج ب اسیانہ	چوہدری برکت علی صاحب	چوہدری دوست محمد صاحب	تدریجی بجٹ سے زائد وصولی۔ چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی سے زائد
چک ۲ ٹ ب کلاں	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	چوہدری عبدالعزیز صاحب	سالتمام کا بجٹ پورا کر دیا ہے
چک ۸۹ ٹ ب رتن	چوہدری رحمت اللہ صاحب	چوہدری نعمت اللہ صاحب	ایضاً
چک ۱۰۵ ٹ ب منگے	مولوی محمد عبداللہ صاحب	—	ایضاً
چک ۲۷۵ گ ب	چوہدری علی احمد صاحب	چوہدری بشیر احمد صاحب	ایضاً
ضلع منٹگمری			
اوکاڑہ	چوہدری غلام قادر صاحب	ماسٹر حاکم علی صاحب	تدریجی بجٹ پورا ہو چکا ہے پچھلے سال کی اس وقت تک کی وصولی سے بڑھ کر بیشی
چک ۶/11.L	چوہدری رسول بخش صاحب	صوفی غلام رسول صاحب	تدریجی بجٹ سے زائد وصولی
چک ۲۲۵/E.B	ماسٹر عبدالعزیز صاحب	ملک محمد شریف صاحب	ایضاً
ضلع شیخوپورہ			
خانقاہ ڈوگراں	شیخ محمد نصیب	ملک محمد طفیل صاحب	سالتمام کا بجٹ پورا ہو چکا ہے
ضلع گوجرانوالہ			
وزیر آباد	چوہدری عزیز اللہ خانصاحب	حکیم شمیم حسین صاحب	سال رواں کا قریباً تمام بجٹ پورا ہو چکا ہے
مانگٹ اونچے	چوہدری جہان خانصاحب	چوہدری محمد حیات صاحب	سالتمام کے بجٹ سے زائد وصولی
دودوالی	چوہدری غلام قادر صاحب	چوہدری عبدالعزیز صاحب	سالتمام کا بجٹ پورا کر دیا ہے۔
گرمولا ورکاں	خواجہ عبدالعزیز احمد صاحب	خواجہ نذیر احمد صاحب	ایضاً
ضلع سیالکوٹ			
گھٹیالیاں شہر	شیخ غلام رسول صاحب	چوہدری خورشید احمد صاحب	تدریجی بجٹ سے زیادہ وصولی پچھلے سال اس وقت تک کی وصولی سے ۹۰ فیصدی بیشی
ریو کے	چوہدری جان محمد صاحب	چوہدری شرف دین صاحب	سالتمام کے بجٹ سے زائد وصولی
قلعہ صوبا سنگھ	چوہدری عبداللہ خانصاحب	ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب	تدریجی بجٹ سے زائد وصولی چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی سے زائد۔
عزیز پور ڈوگراں	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	چوہدری نذیر احمد صاحب	تدریجی بجٹ سے زائد وصولی۔
ڈوگری گھمن	چوہدری عبدالسلام صاحب	ماسٹر محمد انور صاحب	ایضاً
گھٹیالیاں کلاں	چوہدری غلام حیدر صاحب	چوہدری محمد افضل صاحب	ایضاً
خانانوالی بیانوالی	حاجی خدا بخش صاحب	ماسٹر محمد شریف صاحب	ایضاً
کوٹ کرم بخش	چوہدری عنایت اللہ	چوہدری فیض احمد صاحب	سالتمام کا بجٹ پورا ہو گیا ہے
چندر کے منگولے	چوہدری غلام محمد صاحب	حاجی اللہ بخش صاحب	ایضاً
قلعہ سوبھا سنگھ	صابر علی صاحب ہاشمی	ماسٹر عبدالرؤف صاحب	ایضاً
کھرپا منڈیکی بیریاں	چوہدری نیک محمد صاحب	چوہدری محمد حسین صاحب	ایضاً
کوٹ آغا	چوہدری مراد علیصاحب	چوہدری شریف احمد صاحب	ایضاً
بھکو بھٹی	قاضی نور احمد صاحب	چوہدری محمد شفیع صاحب	تدریجی بجٹ پورا ہو گیا ہے
مظفر گڑھ			
بیراج کالونی	ملک غلام سرور صاحب	چوہدری محمد یعقوب صاحب	تدریجی بجٹ سے زائد وصولی

(باقی)

مغربی پاکستان کیلئے بھارتی بجلی کی فراہمی پر عارضی سمجھوتہ

موجودہ صورت حال ایک ماہ تک برقرار رہے گی

پشاور ۲۰ جنوری۔ مغربی پاکستان کو بھارت کی بجلی مہیا کرنے کے سوال پر بھارت اور پاکستان کے الیکٹریکل انجنیروں کی دو روزہ بات چیت کل پشاور میں ختم ہوگئی۔ فریقین میں یہ عارضی سمجھوتہ ہوا ہے کہ تقریباً ایک ماہ تک موجودہ صورت حال برقرار رکھی جائے۔

دونوں ملکوں کے انجنیروں میں یہ طے پایا ہے کہ جب تک کوئی آخری فیصلہ نہیں ہوجاتا بھارت بدستور ساڑھے تیرہ پائی فی یونٹ کے حساب سے مغربی پاکستان کو اڑھائی ہزار کلو واٹ بجلی مہیا کرتا رہے گا۔

مغربی پاکستان کے چیف انجنیر الیکٹرسٹی ڈیپارٹمنٹ مسٹر غلام صادق خاں نے بھارتی وفد کو بتایا کہ بجلی کے معاملے میں مغربی پاکستان قریب قریب خود کفیل ہوچکا ہے اور وہ موجودہ شرائط پر بھارت سے بجلی خریدنے کا خواہاں نہیں ہے۔

مسٹر غلام صادق نے مزید کہا کہ اگر مشرقی پنجاب کی حکومت یہ چاہتی ہے کہ مغربی پاکستان کا بجلی کا محکمہ لاہور کے قریب شالیمار سب سٹیشن سے "ری ایکٹو پاور" کی سپلائی جاری رکھے۔ تو اسے مغربی پاکستان کو معاوضہ بھی دینا چاہئیے۔ کیونکہ اس طرح ہمیں دو ہزار ایک سو پچاس کیلو واٹ کا نقصان برداشت کرنا ہوگا۔

بھارتی انجنیروں کے وفد کے لیڈر رکھا کر لچھمن سنگھ نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا

کشمیر کے بارے میں مانچسٹر گارڈین کی تجویز

مانچسٹر ۲۰ جنوری۔ برطانوی اخبار مانچسٹر گارڈین نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر پاکستان بغداد اور سیٹو کے معاہدات سے الگ ہوجائے تو ممکن ہے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کشمیر کا تنازعہ ختم کرنے میں مؤثر امداد ملے۔

بھارت میں انگریزی کی مستقل حیثیت

گوہاٹی ۲۰ جنوری۔ انڈین نیشنل کانگرس کے تریسٹھویں سالانہ اجلاس میں زبان کے مسئلہ پر ایک قرار داد منظور کی گئی ہے۔ جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ۱۹۶۵ء کے بعد بھی انگریزی کے استعمال کی گنجائش رکھی جائے۔ یاد رہے بھارتی آئین کے مطابق ۱۹۶۵ء کے بعد ہندی کو انگریزی کی جگہ لینی چاہیئے۔

قرار داد میں کہا گیا ہے کہ آئین میں جن غیر زبانوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ سب قومی زبانیں ہیں۔ اور ان کی مساوی طور پر حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے

ضروری اعلان

بعض احباب نکاح اور ولادت کے اعلانات الفضل میں شائع کرنے کے لئے ارسال کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کی اجرت اشاعت ارسال نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے وہ اعلانات جلد شائع نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا جو احباب چاہتے ہیں کہ ان کے مرسلہ اعلانات فوراً شائع ہو جایا کریں وہ اپنے اعلانات کے ساتھ ہی ان کی اجرت اشاعت بھی ارسال کیا کریں۔

اجرت اعلان نکاح پانچ روپیہ ہے اور اعلان ولادت ۲/- روپے

مینجر الفضل۔ ربوہ

ربوہ میں یونیورسٹی فٹ بال ٹورنمنٹ کے مقابلے

بقیہ صفحہ اول

چیمپین قرار پایا۔

پہلا میچ:۔ ۱۷ جنوری کو گورنمنٹ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج لائلپور کے درمیان ہوا۔ اس میں لائلپور کی ٹیم کا پلہ بھاری رہا۔ اور لاہور کی ٹیم نے تین گول سے شکست کھائی۔ بہت سے طلبہ اور لائل پور کالج کے ممبران اسٹاف اور خود ان کے پرنسپل صاحب یہ میچ دیکھنے ربوہ آئے ہوئے تھے۔ دونوں طرف سے پوری سرگرمی کا مظاہرہ کیا گیا اور خوب گہما گہمی رہی۔

دوسرا میچ:۔ ۱۸ جنوری کو تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج لاہور کی ٹیموں کے درمیان میچ ہوا جس میں اچھے کھیل کے مظاہرے اور مخالف ٹیم کو دبائے رکھنے کے باوجود اتفاقاً ایک گول ہوجانے کی وجہ سے تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم ہار گئی۔ حاضرین نے دونوں ٹیموں کے گیم کو سراہا۔

تیسرا میچ:۔ مؤرخہ ۱۹ جنوری کو مقابلہ تعلیم الاسلام کالج اور لائل پور گورنمنٹ کالج کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ اہالیان ربوہ کے علاوہ لائل پور سے بھی طلبہ بھاری تعداد میں یہ میچ دیکھنے آئے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ کالج لائلپور کے ممبران اسٹاف بھی آئے ہوئے تھے۔ دونوں ٹیمیں بہت مضبوط تھیں۔ دونوں نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا تعلیم الاسلام کالج کے کھلاڑیوں نے زبردست مدافعت کی لیکن ایک گول ہوجانے کی وجہ سے میدان نہ مار سکی۔

تونس فرانس کیساتھ دوستی کی خاطر اپنے قومی وقار پر آنچ نہیں آنے دیگا

"ڈرانے دھمکانے اور رعب سے کام لینے کا زمانہ گزر چکا ہے" (حبیب بورقیبہ)

تونس ۲۰ جنوری۔ تونس کے صدر جناب حبیب بورقیبہ نے کہا کہ تونس فرانس کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے لیکن وہ اس دوستی کی خاطر اپنے قومی وقار پر کوئی آنچ نہیں آنے دیگا

انہوں نے یہ بات دستور ساز اسمبلی میں فرانس کے دو خصوصی نمائندوں کی حالیہ واپسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے ان دو ایلچیوں میں سے ایک کے ساتھ ملاقات کرنے سے اس بنا پر انکار کر دیا تھا کہ وہ فرانسیسی فوج سے متعلق ہے۔ فرانس نے اصرار کیا تھا کہ دونوں کو ملاقات کا موقع دیا جائے۔ جناب بورقیبہ نے کہا کہ میں فرانسیسی حکومت پر صرف یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ رعب سے کام لینے کا زمانہ گزر چکا ہے +

بقیہ لیڈر صہ ۲

بات بھی ایسے ڈھنگ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایک لمحہ کے لئے تو انسان ضرور فریب عبارت میں آجاتا ہے۔

لاہور کے اسلامی مذاکرہ میں حصہ لینے والے زیادہ تر عربی دان اور انگریزی دان ہی تھے۔ اسلئے تماشائی کو حیران نہیں ہونا چاہیئے کہ مولانا کو داد دینے والے بھی اسی خاص مقالہ کے وقت ہال میں حاضر رہے ورنہ آپ کا مقالہ پڑھنا یا نہ پڑھنا برابر ہوتا اور وہ عالم ہوتا کہ ع

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴